HABIBIA ISLAMICUS

(The International Journal of Arabic &Islamic Research) (Quarterly) Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN:2664-4916 (P) 2664-4924 (E)

Home Page: http://habibiaislamicus.com

Approved by HEC in Y Category

Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.

PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY

Project of **JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,** Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.

Website: www.habibia.edu.pk,

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

TOPIC:

A HISTORICAL AND METHODOLOGICAL STUDY OF THE COMMENTARIES ON AL-MUWAṬṬAʾ OF IMĀM MĀLIK

موطا امام مالک کی شروحات کا تاریخی اور منہجی جائزہ

AUTHORS:

1. Hafiz Muhammad Fakhar ul Islam, M.Phil. Research Scholar, Department of Usooluddin, University of Karachi, Email: hafizmuhammadfakharulislam@gmail.com
2. Dr. Abdul Hai Madni, Professor and Chairman Department of Essential Studies NED University Karachi, Email ID: dr.madni67@gmail.com

How to Cite: Fakhar ul Islam, Hafiz Muhammad, and Dr. Abdul Hai Madni. 2025. "A HISTORICAL AND METHODOLOGICAL STUDY OF THE COMMENTARIES ON AL-MUWAṬṬAʾ OF IMĀM MĀLIK: موطا امام مالک کی شروحات کا تاریخی اور منہجی جائزہ". *Habibia Islamicus (The International Journal of Arabic and Islamic Research)* 9 (3):28-39.

DOI: https://doi.org/10.47720/hi.2025.0903u02.

URL: https://habibiaislamicus.com/index.php/hirj/article/view/327

Vol. 9, No.3 || July –September 2025 || P. 28-39

Published online: 2025-09-30

QR. Code

A HISTORICAL AND METHODOLOGICAL STUDY OF THE COMMENTARIES ON AL-MUWAṬṬAʾ OF IMĀM MĀLIK

موطا امام مالک کی شروحات کا تاریخی اور منہجی جائزہ

Hafiz Muhammad Fakhar ul Islam, Dr. Abdul Hai Madni,

ABSTRACT:

Al-Muwaṭṭaʾ of Imām Mālik stands as one of the earliest and most authoritative sources of Islamic jurisprudence and ḥadīth, uniquely combining Prophetic traditions, the rulings of the Companions, the legal opinions of the Successors, and the living practice of the scholars of Madinah. Owing to its profound scholarly depth and methodological precision, it has inspired extensive exegetical literature across centuries. These commentaries vary widely in their scope and approach: some focus primarily on chains of transmission, narrators, and ḥadīth criticism others concentrate on legal reasoning, principles of jurisprudence, and comparative fiqh while many adopt a comprehensive methodology integrating linguistic, juristic, and hadith-critical analysis. This paper presents a historical and analytical survey of the major commentaries on al-Muwaṭṭaʾ, tracing their development from the early Islamic period to the contemporary era. Special attention is given to the scholarly contributions of Andalusian, North African, Eastern, and South Asian scholars. Eminent works such as Ibn Abdul Barr's al-Tamhid and Al Istidhkar, Al Qazi al-Baji al-Muntaqa and Zarqani's celebrated commentary are examined in terms of their methodology, structure, and scholarly significance. The study demonstrates how these works illuminate various dimensions of al-Muwatta its legal framework, hadith methodology, linguistic precision, and the distinctive juristic principles of the Mālikī school. The findings underscore that the commentarial tradition on al-Muwaṭṭaʾ constitutes a vital part of the Islamic intellectual heritage. These commentaries remain indispensable for contemporary scholarship, not only in understanding the textual and juristic foundations of al-Muwaṭṭaʾ but also in appreciating its lasting influence on the development of Islamic law, hadith studies, and academic instruction in seminaries and universities around the world.

KEYWORDS: *Al-Muwaṭṭaʾ of Imām Mālik, Islamic Intellectual Heritage, Scholarly Tradition of the Muwatta, Commentarial Literature in Islam, al-Tamhid, al-Istidhkar,*

تعارفِ موضوع (INTRODUCTION):

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرما کر دنیا میں بھیجا اور اس کو زندگی گزارنے کا طریقہ بتانے کے لیے کتابیں نازل فرمائی اور عملی طور پر سیکھانے کے لیے اپنے چنیدہ بندوں کو رسول بنا کر بھیجا اور پھر سب سے آخر میں اپنی آخری کتاب قرآن نازل فرمائی اور اس کو عملی طور پر سیکھانے اور اس کی تشریح اور تفہیم کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو رسول بنا کر بھیجا۔ آپ ﷺ نے جو طور طریقے عملی طور کر کے دیکھائے یا جو تشریح اور تفسیر بیان کی ہیں ان کو صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم نے پہلے اپنے دل و دماغ میں محفوظ کیا، اور کچھ صحابہ کرام نے انفرادی طور پر ان احادیث کو کتابت کی شکل میں محفوظ کیا۔ جیسے حضرت عمرو بن عاض رضی اللہ عنہ نے "الصادقہ" لکھی ہے۔

پھر پہلی صدی ہجری (صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم کے زمانہ) کے آخر میں تدوین احادیث کے مستقلاً ضرورت محسوس ہونے پر اس کی تدوین کا کام شروع کیا گیا، اس دور میں سب سے پہلے مشہور اور عمدہ کتاب جو تدوین کی گئی ہے وہ دوسری صدی ہجری کے درمیان میں

حضرت امام مالک رحمہ اللہ کی مدون کردہ کتاب "موطا" ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ کی مدون کردہ کتاب " صحیح بخاری" اگرچہ جمہور علماء کے ہاں "اصح الکتب بعد کتاب اللہ " (قرآن کے بعد سب سے صحیح کتاب) ہے لیکن یہ "موطا" مرتبہ اور صحت کے اعتبار سے " صحیح بخاری" کے برابر ہے اور اس میں حدیث رسول صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ ساتھ آثار صحابہ اور اقوال تابعین بھی ہیں اسی لئے امام شافعی رحمہ اللہ "موطاامام مالک" کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:"ماتحت ادیم السماء اصح من کتاب مالک"(آسمان کے نیچے امام مالک کے کتاب سے زیادہ صحیح کتاب کوئی نہیں ہے)[1]۔

یہ کتاب صحت، جامعیت اور فقہی طرز استدلال کے بیان کے اعتبار سے بہت اہمیت کا حامل ہے، اسی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کتاب میں جمع کردہ احادیث کے مطالب اور تشریح بیان کرنے کے لیے علماء نے اس کتاب کی کئی شروحات لکھی ہیں، اس تحقیقی آرٹیکل میں اس کتاب کے چند شروحات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

ضرورت واہمیت:(Importance):

اللہ تعالیٰ نے اپنے احکامات پر عمل کرنے کے لیے انسان کو دنیا میں بھیجا، اور کتابوں اور رسولوں کے ذریعہ اپنے احکامات بیان کئے، رسول صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جو کچھ بھی بیان کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔[2] ہم چونکہ آخری نبی کے امتی ہیں تو ہمیں خاتم النبیین حضرت محمد صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے اقوال وافعال اور آپ کی تعلیمات پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا۔[3] گویا کہ حضور صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی زندگی کا مطالعہ کر کے اس پر عمل کرنا اور اس کے مطابق زندگی گزارنا یہ منشا خداوندی ہے۔اور اسی منشا خداوندی کے حصول کے لیے کتب احادیث کا مطالعہ کرنا ضروری ہے تاکہ اس سے احکامات معلوم کر کے عمل کر سکیں، کتب احادیث میں سے ایک موطا مالک ہے جو حدیث اور فقہ کا ایک مستند مجموعہ اور اسلامی قوانین اور شریعت کے بنیادی اصولوں پر مشتمل ہے۔اس کتاب میں امام مالکؒ نے احادیث نبوی اور فقہی مسائل کو یکجا کیا ہے لیکن اس کے منہج واسلوب کو سمجھے بغیر اس سے استفادہ کرنا بہت مشکل ہے، اس مشکل کو آسان کرنے کے لیے بعد میں محدثین اور فقہاء نے مزید وضاحت اور تشریح کی غرض سے شروحات اور تعلیقات کے ذریعے علمی ترقی دی، تاکہ طلبہ حدیث کے لیے اس سے استفادہ آسان ہو جائے، یہاں ان شروحات میں سے مشہور چند شروحات کا تعارف پیش کر رہے ہیں۔

موطاپر لکھی گئی شروحات کی ضرورت:

1۔ مشکل الفاظ اور عبارات کی وضاحت: عربی زبان میں دقیق الفاظ اور جملے بعض اوقات عام پڑھنے والوں کے لیے مشکل ہوتے ہیں، اس لیے علماء نے ان کی وضاحت کے لیے شروحات لکھی ہیں۔

2۔ متن کے اختصار و اجمال کی وضاحت: موطا میں بعض احادیث صرف ایک جملے پر مشتمل ہیں، جن کا پس منظر، اسبابِ ورود، یا تطبیق کے پہلو موجود نہیں۔ شروحات اس اجمال کو تفصیل میں تبدیل کرتی ہیں، جس سے پڑھنے والے کے لیے فہم آسان ہو جاتا ہے۔

3۔ احادیث کی تخریج اور تحقیق: محدثین نے احادیث کی صحت وضعف، راویوں کی عدالت، سند کے اتصال و انقطاع اور متن کی وضاحت کے لیے شروحات و تعلیقات لکھیں تاکہ احادیث کو سمجھنا آسان ہو۔ اس سلسلے میں امام ابن عبد البرؒ نے "التمہید" میں رجال پر خاص زور دیا ہے، اور بعض شروحات نے ہر راوی کی الگ سوانح درج کی ہے۔

4۔ فقہی مسائل کی تشریح: موطا میں شامل فقہی مسائل کی گہرائی میں جا کر علماء نے مختلف مکاتب فکر کے مطابق ان کی وضاحت کی، تاکہ فقہ کی درست تفہیم ممکن ہو۔

5۔ اختلافات کی اضاحت: امام مالکؒ نے بعض روایات کو قبول کیا اور بعض پر عمل نہیں کیا۔ شروحات میں ان اسباب کا بیان ہوتا ہے کہ امام مالک نے کسی روایت پر عمل کیوں نہیں کیا، یا کسی دوسرے قول کو کیوں ترجیح دی۔ اس سے اصول حدیث اور اصول فقہ کی تفہیم حاصل ہوتی ہے۔

6۔ دیگر فقہی مذاہب سے موازنہ: بعض شروحات میں دوسرے مکاتب فکر کے دلائل کا تقابلی جائزہ بھی کیا گیا ہے، جس سے علمی افق وسیع ہوا۔

7۔ معاصر تقاضوں کی روشنی میں فہمِ حدیث: جدید دور میں بعض مرتبہ احادیث کے مفہوم کو سمجھنے میں اشکال پیدا ہو جاتا ہے۔ شروحات جدید مسائل کے مطابق وضاحت کرتی ہیں اور سائل کے ذہن میں پیدا ہونے والے اشکالات کا جواب فراہم کرتی ہیں۔

8۔ حدیث وفقہ کے ربط کی تفصیل: موطا امام مالکؒ کا خاصہ یہ بھی ہے کہ اس میں فقہی ابواب کے تحت احادیث کو ذکر کیا گیا ہے، مگر امام مالکؒ نے بعض جگہ براہِ راست استنباط نہیں کیا، یا صرف ایک مخصوص فقہی رائے پر اکتفا کیا۔ شروحات اس خفیہ ربط کو ظاہر کرتی ہیں کہ کس طرح امام مالکؒ نے فقہی مسائل کو حدیث سے اخذ کیا، اور کس بنیاد پر بعض اقوال کو اختیار یا ترک کیا۔ مثلاً: شراح موطا وضاحت کرتے ہیں کہ امام مالک نے بعض مقامات پر عمل اہل مدینہ کو کیوں ترجیح دی، باوجود اس کے کہ بظاہر حدیث اس کے خلاف ہو۔

9۔ غیر مرفوع احادیث کی فقہی حیثیت کی وضاحت: موطا میں کئی روایات مرفوع نہیں بلکہ موقوف (یعنی صحابہؓ کے اقوال) یا مرسل (تابعین کی روایات) ہیں۔ عام پڑھنے والوں کے لیے ان کی حیثیت واضح نہیں ہوتی۔ شروحات بتاتی ہیں کہ امام مالکؒ نے انہیں کیوں ذکر کیا، اور ان کی فقہی حیثیت کیا ہے۔

10۔ مختلف نسخوں (روایات) کے اختلافات کی وضاحت: موطا کے کئی مشہور رواۃ (روایت کرنے والے) ہیں، جیسے یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن الحسن الشیبانی، عبد الرحمٰن بن القاسم وغیرہ۔ ان تمام روایات میں بعض احادیث کے الفاظ، ترتیب یا بعض اجزاء میں اختلاف پایا جاتا ہے، شروحات ان اختلافات کو تفصیل سے بیان کرتی ہیں اور ہر روایت کی سند اور متن کے فرق کو سامنے لاتی ہیں تاکہ محققین اصل سیاق و سباق کو سمجھ سکیں۔

موطا امام مالک پر مشہور شروحات:

کسی تصنیف کی قبولیت کی ایک دلیل یہ بھی ہوتی ہے کہ اس پر شارحین، معلقین اور محشین کی ایک جماعت کام کرے، اور یہ شرف اس کتاب کو حاصل ہے، چنانچہ موطا امام مالکؒ پر کئی شروحات لکھی گئی ہیں جن میں سے چند مشہور شروحات کا مختصر تعارف یہاں پیش کیا جاتا ہے:

1۔التمہید لما فی موطا من المعاني والاسانید:

یہ کتاب امام ابن عبد البر مالکیؒ (368-463ھ) نے لکھی ہے، یہ موطا کی سب سے مشہور شرح ہے۔

منہج واسلوب: علامہ ابن عبد البرؒ نے احادیث کو امام مالکؒ کے راویوں کے ناموں کی حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیا ہے، اور منقطع اور مرسل احادیث کو دیگر ذرائع سے متصل اور مسند سے جوڑا ہے۔ انہوں نے احادیث کی سند، تشریح، احکام، ناسخ و منسوخ اور توضیحات پر علماء کی آراء کو بھی جمع کیا ہے، اس کتاب میں انہوں نے صرف رسول اللہ ﷺ کی احادیث پر ہی اپنی توجہ مرکوز رکھی، اس میں موطا میں موجود دیگر روایات اور آراء (جیسے صحابہ و تابعین کے اقوال) کو شامل نہیں کیا۔ البتہ انہوں نے بعض راویوں کے بارے میں تفصیلی معلومات بیان کی ہے، اور شروع میں علم حدیث کے اصول بھی شامل کیا ہے۔

خصوصیات: "التمہید" کو فقہ اور حدیث کا ایک منفرد اور جامع انسائیکلوپیڈیا سمجھا جاتا ہے۔ اسے موطا کی سند اور معانی کی تفصیلی وضاحت کے لیے سراہا گیا ہے، امام ذہبیؒ نے اسے اسلامی علم میں لکھی گئی بہترین کتابوں میں سے ایک قرار دیا ہے۔ اور ابن حزمؒ فرماتے ہیں کہ: فقہ اور حدیث میں اس جیسی کوئی کتاب میرے علم میں نہیں ہے۔[4] یہ کتاب 24 اور 26 جلدوں پر مشتمل ہے۔

2۔ الاستذکار الجامع لمذاهب فقهاء الأمصار وعلماء الاقطار فيما تضمنه موطا من معاني الراي والآثار:

یہ کتاب امام ابن عبد البر مالکیؒ (368-463ھ) نے لکھی ہے۔

منہج واسلوب: اس کا انداز "التمهيد" سے مختلف ہے، یہ موطا کے ابواب کے مطابق مرتب کی گئی ہے، اس کتاب میں علامہ ابن عبد البرؒ نے مسند اور مرسل احادیث کے ساتھ ساتھ صحابہ اور تابعین کے اقوال کی بھی وضاحت کی ہے، اسی طرح انہوں نے امام مالکؒ اور اہل مدینہ کے علماء کی آراء کے علاوہ دیگر علاقوں کے فقہاء کی آراء بھی بیان کیا ہے۔ اور انہوں نے اس میں ایک خاص ترتیب ایجاد کی ہے کہ پہلے حدیث اور اس کی سند کا ذکر کیا جاتا ہے، پھر اس کے الفاظ کی تشریح کی جاتی ہے، پھر اس سے حاصل ہونے والے فوائد بیان کیے جاتے ہیں، اور آخر میں اس مسئلے پر علماء کے اختلافات پیش کرنے بعد اپنی ترجیحی رائے کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اس میں مصنفؒ نے علم حدیث کی اصطلاحات پر تفصیلی مقدمہ شامل نہیں کیا، کیونکہ ان کے خیال میں "التمهيد" کا مقدمہ دونوں کے لیے کافی ہے۔

خصوصیات: یہ حدیث اور فقہ کا ایک جامع شرح سمجھی جاتی ہے، اسے فقہی مسائل کی تفصیلی بحث اور اس کے تقابلی انداز کے لیے سراہا گیا ہے، جس میں مختلف مکاتب فکر کی آراء پیش گئی ہے، امام ذہبیؒ نے اسے "موطا" کی اصل ترتیب اور نظام کے مطابق تشریح کرنے پر سراہا ہے، "الاستذکار" کو "التمهيد" کے مقابلے میں تشریح کے لحاظ سے زیادہ جامع سمجھا جاتا ہے، کیونکہ اس میں موطا کی تمام مرسل روایات اور آثار کی تشریح شامل ہے اور فقہی مسائل پر زیادہ تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ یہ کتاب سالم محمد عطاء کی تحقیق کے ساتھ 9 جلدوں میں "دار الكتب العلمية" سے شائع ہوئی ہے۔[5]

3۔ المنتقیٰ شرح الموطأ:

یہ کتاب امام ابو الولید باجیؒ (403-474ھ) نے لکھی ہے، یہ کتاب در اصل مصنفؒ کی ہی کی دوسری کتاب "تصنيف الاستيفاء" سے ماخوذ ایک مختصر شرح ہے۔

منہج واسلوب: امام باجیؒ نے اس کتاب میں یہ طرز اختیار کیا ہے کہ پہلے حدیث اور موطا سے متعلقہ مسئلہ پیش کرتے ہیں، اس کے بعد متعلقہ ذیلی امور اور پہلے علماء کی آراء دلائل کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے اس کتاب زیادہ قابل فہم اور قابل رسائی بنانے کے لیے جان بوجھ کر اسناد اور مسائل و مخالف آراء کی تفصیلی بحث کو ذکر نہیں کیا۔

خصوصیات: یہ ایک متوسط حجم کی شرح ہے، جو "التمهيد" یا "الاستذکار" کی طرح وسیع نہیں ہے، لیکن طلباء علم کے لیے انتہائی مفید ہونے کے لیے کافی جامع ہے، اسی لیے اس کو ایک قیمتی شرح سمجھا جاتا ہے۔ مصنفؒ نے خود اس کتاب المنتقیٰ کا ایک مختصر نسخہ بھی لکھا ہے جسے "الایماء" کہتے ہیں۔ یہ کتاب دار الکتب العلمیہ بیروت سے آٹھ جلدوں میں چھپی ہے۔

4۔شرح الزرقاني على موطا الامام مالك:

یہ کتاب امام محمد بن عبد الباقی زرقانیؒ (1055-1122ھ) کی تصنیف کردہ ہے۔

منہج واسلوب: علامہ زرقانیؒ کی یہ کتاب موطا کی ایک متوسط حجم کی شرح سمجھی جاتی ہے، علامہ زرقانیؒ نے خود اس کتاب کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ انہوں نے 1109 ہجری میں جامعہ ازہر میں موطا پڑھنے کے بعد اس کتاب کی تصنیف شروع کی۔ ان کی یہ شرح سابقہ تین اہم شروحات یعنی ابن عبد البرؒ کی "التمهيد" اور "الاستذكار"، اور ابو الولید الباجیؒ کی "المنتقى" پر مبنی ہے۔ مصنفؒ اس شرح میں احادیث کے معانی کے ساتھ ساتھ فقہی آراء کو واضح کرنے کا بھی اہتمام کرتے ہیں، اکثر مالکی مکتب فکر کا دیگر مکاتب فکر سے موازنہ کرتے ہیں۔ اور وہ ائمہ کا اختلاف کا ذکر کرتے ہیں، لیکن وہ عموماً مالکی نقطہ نظر کی حمایت اور دفاع کرتے ہیں۔ وہ موطا میں موجود راویوں کی مختصر وضاحتیں فراہم کرتے ہیں۔

خصوصیات: علامہ زرقانی رحمہ اللہ کے اس شرح کو موطا کی سب سے اہم اور مشہور شروحات میں سے ایک سمجھا جاتا ہے، اور یہ موطا کی انتہائی معتبر اور آسان شرح ہے، اسے موطا میں موجود احادیث اور فقہی نصوص کی گہری تشریح کے لیے بھی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اور بالکل آسان ہونے کی وجہ سے ابتدائی طلبا کے لیے بھی قابل رسائی اور قابل فہم ہے۔

5۔تنوير الحوالك شرح موطا الامام مالك:

یہ کتاب علامہ جلال الدین سیوطیؒ (849-911ھ) کی موطا پر ایک مختصر شرح ہے۔

منہج واسلوب: علامہ سیوطیؒ اس شرح میں امام یحییٰ لیثیؒ کی روایت پر اعتماد کرتے ہوئے تو موطا کی ترتیب کی پیروی کی ہے، ان کا مقصد لمبی تفصیل کے بغیر موطا میں موجود بعض مشکلات کو واضح کرنا تھا۔ اور انہوں نے ابن عبد البرؒ، ابو داؤدؒ، اور النسائیؒ جیسے دیگر ذرائع سے روایات کا حوالہ دے کر منقطع اور مرسل احادیث کو جوڑا ہے، انہوں نے راویوں کے ناموں کی بھی وضاحت کی، متن میں موجود ابہام کو دور کیا، اور غیر معمولی اصطلاحات کی تشریح بھی شامل کی ہے۔ کتاب کے آخر میں "فوائد" کے عنوان سے حدیث کے متعلقہ علوم پر اضافی نکات پیش کیا ہے۔

خصوصیات: امام شافعیؒ کے مکتب فکر کے پیروکار ہونے کے باوجود، علامہ سیوطیؒ نے موطا پر یہ شرح لکھی، جو مختلف مکاتب فکر میں اس کی وسیع اہمیت کو ظاہر کرتی ہے۔ اسے ایک مفید مختصر شرح سمجھا جاتا ہے۔

6۔ كشف المغطا في شرح الموطأ:

علامہ جلال الدین سیوطیؒ (849-911ھ) کی یہ کتاب موطا امام مالکؒ پر ایک مختصر شرح یا حاشیہ ہے۔

منہج واسلوب: یہ دراصل تنویر الحوالک کا خلاصہ ہے، اس میں علامہ سیوطیؒ نے تفصیل سے اجتناب کرتے ہوئے مختصر انداز میں مسائل پر روشنی ڈالی ہے، اس میں بنیادی طور پر موطا کے مشکل مقامات کی توضیح، ابہام کی وضاحت، راویوں کے تعارف، اور الفاظ کی لغوی تشریحات شامل ہیں۔

خصوصیات: ایک غیر رسمی حاشیہ نما شرح ہے جس کا مقصد صرف عام فہم تشریح اور سہولت فراہم کرنا ہے۔ اس میں لسانی نکات، نادر الفاظ کی وضاحت، اور تشریحی فوائد کو اختصار سے پیش کیا گیا ہے۔ یہ طلبہ اور مبتدی علماء کے لیے خاص طور پر مفید ہے جو تفصیلی مباحث کے بجائے اجمالی تشریحات چاہتے ہیں۔

7۔ القبس في شرح موطا مالك بن انس:

یہ کتاب بھی ابن العربیؒ (468-543ھ) کی تصنیف کردہ ہے۔

منہج واسلوب: ابن العربیؒ نے اس شرح کا نام "القبس" (چنگاری) رکھا ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اختصار چاہتے تھے، لیکن ضرورت پڑنے پر تفصیل سے بھی کام لیا ہے۔ انہوں نے اصول فقہ اور قواعد فقہیہ پر بھی توجہ دی ہے۔ انہوں نے اس شرح میں ابو الولید الباجیؒ کی شرح میں موجود خامیوں کو دور کرنے کی کوشش کی خاص طور پر موطا میں موجود علوم الحدیث کے حوالے سے۔ انہوں نے فقہی اور اصولی مسائل پر بھی بحث کی اور یہ ظاہر کیا کہ امام مالکؒ نے اپنی کتاب "موطا" میں ایسے فقہی مصطلحات وضع کیے جو ان سے پہلے نہیں ملتے تھے۔ ابن العربیؒ نے اپنی شرح میں ایک منظم انداز اختیار کیا ہے، جس میں واضح عنوانات کا استعمال کیا گیا ہے اور ضرورت کے مطابق مسائل کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ انہوں نے اس شرح میں اپنی دیگر تصانیف، خاص طور پر "احکام القرآن"، "مسائل الخلاف"، "المشكلين"، اور "ملجئة المتفقهين" پر بہت زیادہ انحصار کیا ہے اور تکرار سے بچنے کے لیے اپنی دیگر کتب کا حوالہ بھی دیا ہے۔

خصوصیات: اس کی اہم خصوصیات میں امام مالکؒ کے علم اور موطا کی اہمیت کو واضح کرنا، علوم الحدیث پر توجہ مرکوز کرنا، فقہی اور اصولی مسائل پر بحث کرنا، اور ایک منظم اور جامع انداز اختیار کرنا شامل ہے۔ یہ شرح تفسیر، شروح حدیث، فقہ اور اصول فقہ

جیسے مختلف اسلامی علوم کے لیے ایک قیمتی ماخذ ہے۔ امام ابن العربیؒ نے اس کتاب میں ہر حدیث کی تفصیلی تشریح نہیں کی، بلکہ جن ابواب میں متعدد روایات ایک ہی مفہوم رکھتی تھیں، وہاں صرف ایک مرکزی روایت کو شرح کے لیے منتخب کیا۔

8۔المسالك في شرح موطا مالك:

یہ کتاب ابن العربیؒ (468-543ھ) کی تصنیف ہے، جو ان کی دوسری کتاب "القبس" کی نسبت زیادہ جامع اور مفصل ہے۔

منہج واسلوب: یہ کتاب "القبس" کی نسبت کہیں زیادہ وسیع اور دقیق علمی مباحث پر مشتمل ہے، ہر حدیث پر الگ بحث کی گئی ہے، اس کے راوی، سند، الفاظ اور استنباطات کو تفصیل سے واضح کیا گیا ہے۔ اور اس شرح میں ابن العربیؒ نے عقیدہ اور علم الکلام کے مسائل پر تفصیل سے بحث کی ہے اور اہل سنت کے نقطہ نظر کی تائید اور مخالفین کے آراء کا رد کیا ہے۔ فقہی مسائل پر بھی انہوں نے اپنی ترجیحات کا اظہار کیا ہے، اگرچہ وہ مشہور مالکی مذہب سے مختلف ہی کیوں نہ ہوں۔ اس کتاب میں انہوں نے ابواب اور فصول کے لیے عنوانات قائم کیے ہیں، مقدمات لکھی ہیں، اور خیالات کو منطقی انداز میں ترتیب دیا ہے۔ بعض علماء کے مطابق "المسالک" میں "القبس" کا بیشتر مواد شامل ہے جس میں مزید اضافے کیے گئے ہیں۔ ابن العربیؒ نے اپنی اس شرح میں امام بونی، امام قنازعی، امام باجی اور ابن عبد البر رحمہم اللہ کی موطا کی تفسیر سے بھی استفادہ کیا ہے۔

خصوصیات: اس کتاب اہم خصوصیات میں عقیدہ اور علم الکلام کے مسائل پر مفصل بحث، فقہی مسائل میں مصنف کی ترجیحات کا اظہار، ایک منظم اور منطقی انداز اختیار کرنا شامل ہے اس میں فقہ، اصول حدیث، اور دیگر متعلقہ علوم پر وسیع مواد موجود ہے۔

9۔المسوی:

یہ کتاب شاہ ولی محدث دہلویؒ (1114-1176ھ) کی تصنیف کردہ ہے۔

منہج واسلوب: یہ موطا پر ایک مختصر شرح ہے جو عربی میں لکھی گئی ہے۔ شاہ ولی اللہؒ نے فارسی میں زیادہ تفصیل کے ساتھ ایک اور شرح "المصفی شرح الموطا" کے نام سے بھی لکھی۔ المسوی میں ان کا مقصد احادیث کو آسانی سے قابل رسائی انداز میں ترتیب دینا اور مستنبط احکام پر علماء کی متفقہ آراء فراہم کرنا تھا۔ وہ ہر باب میں قرآن کریم کی متعلقہ آیات اور ان کی تشریحات بھی شامل کرتے ہیں، اور شافعی مکتب فکر کی آراء کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنے مقدمے میں ذکر کیا ہے کہ وہ فقہاء کے اختلافات سے پریشان تھے اور اس شرح کے ذریعے مسائل کو واضح کرنے کی کوشش کی۔ شاہ ولی اللہؒ کا اسلوب صرف مرویات پر منحصر نہیں، بلکہ وہ درایت (فقہی و عقلی فہم) کو بھی شامل کرتے ہیں۔ اس کتاب میں ہر باب کے آغاز میں مختصر تمہید یا وضاحت دی گئی ہے۔ احادیث کی شرح نقطہ وار انداز میں کی گئی ہے۔ بعض مقامات پر عقلی و فلسفی نکات بھی بیان کیے گئے ہیں۔ روایات سے استنباطِ احکام اور ان کے مابین فقہی اختلافات کو سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔

خصوصیات: شاہ ولی اللہؒ نے موطا کی اکثر احادیث کی لفظ بہ لفظ تشریح نہیں کی، بلکہ صرف ان احادیث کی شرح کی جن میں فقہی یا اعتقادی اہمیت پائی جاتی ہے، ان کا انداز مختصر، جامع اور علمی تجزیہ پر مبنی ہے۔انہوں نے مختلف فقہی مذاہب خصوصاً حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی فقہ کے اقوال کا علمی موازنہ پیش کیا ہے، ان کی کوشش یہ تھی کہ ہر مکتب فکر کے دلائل کو منصفانہ انداز میں بیان کیا جائے۔[6]

10۔اوجز المسالک الی موطا مالک:

یہ کتاب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا بن مولانا یحیی کاندھلویؒ(1114-1402ھ) کی تصنیف کردہ ہے, اس میں حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ نے موطا کی تمام شروحات کو مدنظر رکھ ایک الگ سے لطیف منہج کو اختیار کیا ہے جس میں ہر باب پر مفصل کلام، اختلاف مذاہب، فقہی نکات، ترجیح راجح اور جرح وتعدیل رواۃ کو مفصل انداز میں بیان کیا ہے، دیار ہند میں اس شرح کو بڑی قبولیت ملی، آج بھی موطا امام مالکؒ کی درس وتدرسی میں یہی شرح سب سے زیادہ زیر مطالعہ رہتی ہے، اور عربی میں ہونے کی وجہ سے دیار عرب میں بھی اسکو شرف قبولیت حاصل ہے۔

دیگر شروحات:

کچھ مزید شروحات مندرجہ ذیل ہیں:

تفسير غريب موطا لمحمد بن عبدالسلام (سحنون) القيروانى(265ھ)

مسند موطا لأبي القاسم الجوهري الغافقي(381ھ)

الإيماء في أطراف موطا لأحمد بن طاهر الداني(520ھ)

الدرة الوسطى في مشكل موطا لمحمد بن خلف القرطبي(557ھ)

المشروع المهيأ في ضبط مشكل رجال موطا لابن مخلوف التلمساني(868ھ)

أنوار كواكب نهج السالك بشرح موطا مالك للزرقاني(1122ھ)

إرشاد السالك لشرح مقفل موطا مالك لعلي بن أحمد الفأسي(1143ھ)

التعليق الممجد على موطا محمد لعبد الحي اللكنوي(1304ھ)

ضوء السالك لمحمد رفيق الأثري حفظه الله

مولانا سید سلیمان ندویؒ نے موطا پر ہونے والے کام کی درج ذیل ایک اجمالی فہرست مرتب کی ہے:[7]

جدول برائے تعلیقات و شروحاتِ موطا:

اقسام کتب	تعداد	اقسام کتب	تعداد
شروح مؤطا	29	تجرید و اسناد مؤطا	17
اختلاف مؤطات	17	رجال المؤطا	4
غریب المؤطا	4	روایت المؤطا عن مالک	3
متفرق مباحث	7		
کل تعداد		66	

خلاصہ (Conclusion)

موطا امام مالکؒ حدیث اور فقہ کا ایک معتبر اور بنیادی مجموعہ ہے، جس نے امت میں علمی اور فقہی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس کی شروحات نے نہ صرف متن کی وضاحت اور تفہیم آسان کی بلکہ فقہی مسائل، اصولِ حدیث، رجال، لغت اور اختلاف روایات کے پہلو بھی واضح کیے۔ ابتدائی شروحات جیسے التمہید اور الاستذکار نے جامعیت اور صحت کے لحاظ سے معیار قائم کیا، جبکہ متوسط اور مختصر شروحات نے طلبہ کے لیے فہمِ حدیث کو قابل رسائی بنایا۔

اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ موطا کی شروحات نے فقہی استنباط اور علمی افق کو وسیع کرنے میں بنیادی کردار ادا کیا اور مختلف مکاتب فکر کے دلائل کا تقابلی مطالعہ ممکن بنایا۔ اسی بنیاد پر یہ عیاں ہے کہ موطا کی شروحات کا منہجی اور تحقیقی مطالعہ جاری رکھا جائے، مخطوط نسخوں کی تحقیق و اشاعت کی جائے، تعلیمی نصاب میں ان کی شمولیت کی جائے اور جدید ڈیجیٹل وسائل کے ذریعے شروحات تک آسان رسائی ممکن بنائی جائے۔

یوں موطا امام مالک کی شروحات نہ صرف ماضی کی علمی میراث کا حصہ ہیں بلکہ آج بھی فقہ اور حدیث کے مطالعے کے لیے ایک لازمی اور قیمتی ذریعہ ہیں۔

نتائج

1. موطا امام مالک پر شروحات کا سلسلہ ابتدائی صدیوں سے مسلسل جاری ہے، جو اس کتاب کی علمی قبولیت کی واضح دلیل ہے۔
2. ابن عبد البر کی التمہید اور الاستذکار موطا کی جامع ترین اور معتبر شروحات میں نمایاں مقام رکھتی ہیں۔
3. حضرت شیخ الحدیث زکریا صاحبؒ کی شرح اوجز المسالک کو جامعیت کی وجہ سے اللہ نے خصوصی شرف قبولیت سے نوازا۔

4. شروحات کا منہج مختلف اور متنوع ہے، جن میں حدیثی، فقہی، لغوی اور رجالی اسالیب شامل ہیں۔
5. موطا کی شروحات نے فقہی استنباط اور حدیثی فہم کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کیا۔

سفارشات

1. موطا کی اہم شروحات کا تقابلی منہجی مطالعہ مرتب کیا جائے۔
2. مخطوط شروحات کی تحقیق و اشاعت جدید تحقیقی معیار کے مطابق کی جائے۔
3. جامعات میں موطا اور اس کی معتبر شروحات کو نصاب میں شامل کیا جائے۔
4. ڈیجیٹل ذرائع کے ذریعے شروحات تک آسان رسائی کے لیے علمی منصوبے تیار کیے جائیں۔

حوالہ جات:

---

[1] ذھبی، شمس الدین محمد بن احمد، سیر اعلام النبلاء، بیروت، مؤسسۃ الرسالہ، 1417ھ-1996ء، ص:111، جلد:8

[2] سورۃ النجم، الایۃ:3

[3] سورۃ محمد، الایۃ:33، سورۃ الاحزاب، الایۃ:21

[4] حاجی خلیفہ، کاتب چلپی، مصطفیٰ بن عبد اللہ، کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون، ص:1907، جلد:2

[5] مولانا محمد نعمان، انواعِ کتب حدیث کا تعارف، کراچی-پاکستان، مکتبۃ المتین، ص:312، جلد:1

[6] ابن العربی، قاضی محمد بن عبد اللہ مالکی، القبس فی شرح موطا مالک بن انس، بیروت، دار الغرب الاسلامی، 1992ء، ص:61

[7] پروفیسر ڈاکٹر عبد الرؤف ظفر، علوم الحدیث (فنی، فکری اور تاریخی مطالعہ)، لاہور، نشریات، ص:524

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.